عید کے دن جمعہ کا مسئلہ نیز رمضان کے بعد تعلق باللہ میں اضافہ کی تلقین

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ رمئی ۱۹۸۷ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

جیسا کی پچھلے جمعہ میں میں نے بتایا تھا آج کا جمعہ بعض روایتوں کے مطابق تو طوعی ہے یعنی اجازت ہے کہ جمعہ ہو یا نہ ہو اور بعض روایتوں کے مطابق طوعی نہیں بلکہ جمعہ بہر حال ہونا چاہئے شامل ہونے والوں کو اجازت ہے کہ وہ چاہیں تو شامل ہوں چاہیں تو نہ ہوں یعنی چند ہی اگر ہو جائیں تو کافی ہے اور یہ جو روایت ہے اس کا زیادہ وزن معلوم ہوتا ہے کیونکہ امام مالک نے مؤطا میں یہ روایت درج کی ہے اور جو رخصت والی ہیں کہ جمعہ بے شک ہو ہی نہ (مؤطا امام مالک کتاب نداء الصلوۃ حدیث نمبر: ۳۸۵) بالکل وہ روایتیں بعد کی ہیں اور بعض تو ان میں سے آثار ہیں صرف یعنی حدیث کی بجائے وہ صرف صحابہ تک بات پہنچتی ہے۔

حدیث اور اثر میں فرق یہ ہے کہ حدیث وہ کلام ہے جو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہو خواہ بیچ کی ساری کڑیاں محفوظ ہوں یا نہ ہوں اور اثر کہتے ہیں ایسی بات کو جو صحابہ تک بات پہنچا کے چھوڑ دے اور آگے صحابہ سے رسول اکرم ﷺ کے درمیان کڑی نہ ملائے۔

اس پہلو سے جب میں نے جائزہ لیا تو وہ حدیثیں جن کا رخصت کی طرف کلی رخصت کی طرف رجحان ہے وہ یہ بیان یا تو بہت بعد کے زمانے کی ہیں یا پھر صرف آثار ہیں یعنی یہ بیان کیا گیا کہ حضرت علیؓ یوں کیا کرتے تھے یا ان کا یہ خیال تھا، ابن عباسؓ کا یہ خیال تھا یا ان کا یہ عمل تھا، ان کا یہ

فتویٰ تھا۔ تو اس پہلو سے میں نے پھر یہی مناسب سمجھا کہ جو زیادہ وزنی چیز ہے اسی کو اختیار کیا جائے اور مزید تحقیق ہوگی آئندہ جب بھی تو یہ معلوم کیا جائے گا کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک سے زیادہ تو نہیں ہوئے ایسے موقعے۔ بعض موقعوں پر آپ نے شروع میں ہوسکتا ہے یہ مؤقف اختیار کیا ہو کہ مرکزی جمعہ بہر حال ہو اور باقیوں کو رخصت ہے۔ ہوسکتا ہے کسی اور موقع پر آپ نے فرما دیا ہو کہ ٹھیک ہے آج ہم سب رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تو جب وہ تحقیق ہوگی تو پھر انشاء اللہ جماعت کے سامنے پھر پیش کر دی جائے گی۔

آج تو صرف سنت پوری کرنی تھی اور یہ کہہ کر میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ دعاؤں کا خاص دور تو گزر گیا ہے مگر دعاؤں کا وقت بہر حال نہیں گزرا۔ یہ خیال کہ عبادتوں کا وقت بھی رمضان کے ساتھ محدود دعاؤں کا وقت بھی یہ بالکل غلط تصور ہے۔ زندہ خدا کے ساتھ جو مذہب منسوب ہوتے ہیں ان کا ایمان بھی زندہ، ان کی دعائیں بھی ہمیشہ زندہ، ان کا تعلق باللہ زندہ۔ رمضان نے اس زندگی میں اضافہ کیا ہے یعنی رمضان کے بعد پہلے سے زیادہ تعلق قائم پیدا ہو جانا چاہئے۔ رمضان کے بعد پہلے سے زیادہ عبادتیں ہو جانی چاہئے۔ یہ ہے اصل صحیح تصور، یہ نہ ہو کہ چونکہ رمضان میں ہو گیا تعلق اس لئے السلام علیکم۔ اب ہم اس تعلق کو توڑ لیتے ہیں اور آئندہ سال پھر رمضان کو سلام کریں گے۔ یہ بالکل جاہلانہ خیال ہے لیکن افسوس کہ عموماً مسلمانوں میں یہی رجحان پایا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو اس غلط رجحان سے اگر ان میں ہے تو استغفار کرنا چاہئے اور اس رنگ میں رمضان کو دیکھنا چاہئے کہ گویا سیڑھیاں ہیں۔ جب اگلا رمضان آئے تو ایک سیڑھی پر اور اوپر قدم چلا جاتا ہے اس کے بعد نہ نیچے اترتے ہیں نہ فلیٹ دور ہے کوئی پھر اگلے رمضان کی سیڑھی آپ کو اور اونچا پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے صحیح اسلامی زندگی اور اسلامی سفر کا تصور۔ اللہ ہمیں اس پر قائم فرمائے۔ آمین۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا:

ابھی شیخوپورہ سے کچھ عرصہ پہلے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ جو سلسلے کے پرانے مخلص خادم ہیں ان کی اہلیہ وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تو نماز جمعہ کے معاً بعد انشاء اللہ ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔